نہرو اور آزاد ملک کے عظیم رہنما

راشدہ خاتون
ریسرچ اسکالر الہٰ آباد یونیورسٹی، مئوناتھ بھنجن مئو (یوپی)

مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت جواہر لعل نہرو ہندوستان کی ان عظیم شخصیتوں میں سے تھے جو صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں یہ لوگ
مٹتے نہیں ہیں جن کے زمانے سے نقش پا

مولانا ابوالکلام آزاد کی پیدائش ۱۱/نومبر ۱۸۸۸ء کو مکہ معظّمہ میں ہوئی۔ مولانا نے اپنی زندگی کے ابتدائی سات سال عرب میں گزارے۔ گھر کا ماحول مذہبی تھا اور والد صاحب بچوں کی تعلیم وتربیت کا خاص دھیان رکھتے تھے۔ مولانا آزاد ایک اسلامی ماحول میں

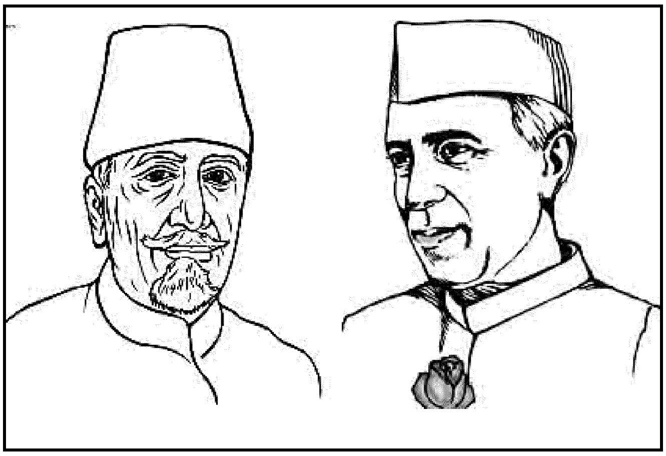

پلے بڑھے۔ ان کو عربی زبان پر کافی عبور حاصل تھا۔ وہ عربی بھی اتنی ہی عمدہ جانتے تھے جتنی عمدہ اور سلیس اردو نثر کے لیے وہ مشہور ہیں۔ مولانا آزاد بے انتہا ذہین انسان تھے۔ انھوں نے خود لکھا ہے کہ جب وہ بارہ تیرہ سال کے تھے تو عربی وفارسی کی تعلیم حاصل کر لی۔ ساتھ ہی شاعری بھی کرتے اور مضامین بھی لکھتے تھے۔ ان کے مضامین کو دیکھ کر لوگوں کو حیرت ہوتی تھی کہ یہ کسی بچے کی تحریر ہے۔

مولانا آزاد کی عمر تقریباً بارہ سال کی تھی اس وقت انھوں نے ''نیرنگ عالم'' اور ''المصباح'' نام کے رسالے نکالے۔ بہت جلد انھوں نے ہندوستان کی سیاست میں حصّہ لینا شروع کر دیا اور انگریزوں کی مخالفت میں اپنے رسالے ''الہلال'' کے ذریعہ سے مسلمانوں کو سیاست میں حصّہ لینے اور اپنے وطن کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے کے لیے تحریر وتقریر کی۔ تقسیم ہند سے متعلق لال قلعہ پر کی گئی ان کی تقریر کو آج بھی لوگ یاد کرتے ہیں۔

مولانا نے کئی کتابیں بھی لکھیں جن میں ان کی سوانح عمری انڈیا ونس فریڈم، احمد نگر جیل میں لکھے گئے اپنے دوست حبیب الرحمٰن خاں شیروانی کے نام خطوط کا مجموعہ ''غبارِ خاطر'' تذکرہ اور ''ترجمان القران'' وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

مولانا آزاد ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے اور بلا تفریق مذہب وملت چاہتے کہ انگریزوں سے آزادی کی جنگ میں شامل ہوں تاکہ ہندوستان جلد از جلد انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو جائے۔ مولانا کے انہی خیالات کی وجہ سے انگریز حکومت ان سے سخت برہم تھی۔ مولانا کی زندگی کا بہت بڑا حصّہ قید خانے میں گزرا۔

پنڈت نہرو ۱۴/نومبر ۱۸۸۹ء کو الہٰ آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش کے وقت ان کے والد موتی لعل نہرو الہ آباد ہائی کورٹ کے بہت بڑے وکیل تھے۔ پنڈت نہرو کی پرورش و پرداخت بہت ہی ناز ونعم کے ساتھ ہوئی۔ بچپن میں ان کی دیکھ بھال کے لیے منشی مبارک علی کو رکھا گیا جن سے نہرو کو بہت انسیت تھی۔ منشی مبارک علی پنڈت نہرو کو خوب کہانیاں سنایا کرتے تھے جن میں الف لیلیہ، سند باد جہازی، علاؤالدین اور جادو کا چراغ، جادو کا گھوڑا، علی بابا چالیس چور وغیرہ۔ پنڈت نہرو کو ان کہانیوں سے بڑی دلچسپی تھی۔ اس کے علاوہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے واقعات بھی منشی جی پنڈت نہرو کو سنایا کرتے تھے۔ بچپن سے ہی چاچا نہرو کے اندر کہانیاں سننے اور کتابیں پڑھنے کا جو ذوق وشوق پیدا ہوا وہ وقت کے ساتھ بڑھتا گیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے وہ انگلینڈ بھی گئے۔ پنڈت نہرو ایک بہت ہی ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان تھے۔ اسی ذہانت اور علمیت کی بدولت انھوں نے ہندوستان کے نظم ونسق اور جمہوری نظام کے لیے غیر معمولی خدمات انجام دیں۔

پنڈت نہرو کو کیمبرج میں تعلیم کے دوران ہی ہندوستان کے سیاسی حالات سے کافی دلچسپی پیدا ہوگئی تھی۔ ہندوستان کی بدلتی صورتحال اور انگریزوں کے ظلم وستم کو پڑھ اور سن کر رنجیدہ رہا کرتے تھے اور خود بھی ہندوستان کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ تعلیم مکمل ہونے کے بعد پنڈت نہرو ہندوستان واپس آگئے۔ وہ بال گنگا دھر تلک، گوپال کرشن گوکھلے، شریمتی اینی بسنٹ وغیرہ کے سیاسی خیالات سے متاثر بھی ہو رہے تھے اور ہندوستان کے سیاسی حالات کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہے۔ دھیرے دھیرے انھوں نے اس میں حصہ لینا شروع کردیا۔ جواہر لعل نہرو نے ۱۹۱۶ء میں لکھنؤ کے کانگریس کے سالانہ اجلاس میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی اس کے بعد دو تین برس کے اندر ہی ہندوستان میں کئی حادثات رونما ہوئے جن میں جلیاں والا باغ سانحہ سب سے بھیانک تھا، اس کے ساتھ ہی انگریز حکومت نے قانون اور بل پاس کیا جو ہندوستانیوں کے لیے نہایت مضر تھے۔ ملک کے لوگوں کے اندر اس قانون کو لے کر بے چینی پیدا ہو رہی تھی۔ جواہر لعل نے ملک کی آزادی کی خاطر کئی بار قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ حصول آزادی کے سلسلے میں جواہر لعل نہرو نے ان تھک کوششیں کیں اور عظیم قربانیاں پیش کیں۔ ہندوستان کو غریبی سے نجات دلانے، ملک کی اقتصادی ترقی اور ملک خود کفیل بنانے کے لیے پوری زندگی کام کیا۔

غرض مولانا آزاد اور پنڈت نہرو ملک کے ایسے عظیم رہنما ہیں جو آپسی اتحاد واتفاق کے ساتھ ملک کی ترقی اور امن وآشتی کے لیے پوری زندگی کوشاں رہے۔ ○○